خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم ۷۸۶/۹۲ خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بیادگار اعلیٰحضرت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زیر سرپرستی امام اہلسنت شیخ الحدیث حضرت علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب دامت برکاتہم مہتمم جامعہ رضویہ لائل پور

بظلِ عنایت محب مصطفےٰ پیکر صدق وصفا حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ خطیب زینت المساجد گوجرانوالہ

اہلِ سنت وجماعت کا واحد ہفت روزہ



”رضائے مصطفےٰ“

گوجرانوالہ
جمہوریہ اسلامیہ پاکستان

مدیر: محمد حفیظ نیازی

جلد ۱ ★ ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۷۶ھ مطابق ۲۲ اپریل ۱۹۵۷ء ★ شمارہ ۲

آمدِ بہارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

از حضرت مخترم سید محمد مرغوب صاحب اختر الحامدی مدظلہ ادیب فاضل ”شاعر ماہ طیبہ“ حیدرآباد

”ماہ طیبہ“ جناب سید محمد مرغوب صاحب اختر الحامدی مدظلہ کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں۔ آپ کا پُرسوز محبت بھرا کلام فصاحت نظام خود ہی آفتاب آمد دلیل آفتاب کا مصداق ہے۔ آپکی عالی کرم نوازی ہے کہ آپ نے خاص ”رضائے مصطفےٰ“ کے لیے ذیل کی نعت شریف ارسال فرمائی ہے۔ اُمید ہے آئندہ بھی حضرت مرغوب مدظلہ ”رضائے مصطفےٰ“ کی طرف ایسے ہی عنایت فرماتے رہیں گے۔ (ادارہ)

چوں پذیرفتی مرا از ابتداء ❊ مرحمت فرما چنیں تا انتہا (راداریہ)

سُرمۂ چشم ملک خاکِ دیارِ مصطفےٰ
فرقِ عرش ولامکاں وقفِ مزارِ مصطفےٰ

موسیٔ عمراں بکوہِ طور و او برعرش رفت
مرحبا صد مرحبا عزّ و وقارِ مصطفےٰ

باعثِ تخلیقِ عالم - بر زباں الفقر فخری بود
اے دلِ خود بیں ببیں ایں انکسارِ مصطفےٰ

کلمہ گویاں در زبانِ خویش انسان وطیور
چوں بباغ کن فکاں آمد بہارِ مصطفےٰ

سر بکف بنہاد و در دل خوف را جائے نہ داد
کیست جز صدیق اکبر یارِ غارِ مصطفےٰ

رو بفردوس بریں اختر نیارم زینہار
گر بدست آید مرا قربِ جوارِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

خاص پرچہ
فی پرچہ ۲ر — سالانہ چندہ پانچ روپے
رضائے مصطفےٰ

ہفت روزہ
"رضائے مصطفٰے" گوجرانوالہ
۲۱ رمضان المبارک ۱۳۷۶ھ

گذشتہ سے پیوستہ

رضائے مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

پچاس سے پانچ

یہ جو ہم روزانہ پانچ نمازیں پڑھتے ہیں ان میں بھی "رضائے مصطفٰے" جلوہ فرما ہے کیونکہ شب معراج پہلے پچاس نمازیں فرض ہوئی تھیں مگر پھر پیارے مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء کے چاہنے اور عرض کرنے پر ربِ مصطفٰے جلّ وعلا نے پچاس کی بجائے پانچ فرما دیں۔ کعبہ قبلہ بنا تو رضائے مصطفٰے سے اور پچاس کی نمازیں پانچ ہوئیں تو بھی رضائے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے ؎

عطائے ارب جلائے کرب فیوض عجب بغیر طلب
یہ رحمتِ رب ہے کس کے سبب بربِّ جہاں تمہارے لئے

حضرت حسان کا عقیدہ

دربارِ رسالت کے خاص اور مشہور نعت خوان حضرت حسان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں۔ ؎

واحسن منك لم ترقط عینی
واجمل منك لم تلد النساء
خلقت مبرأً من کل عیب
کانّك قد خلقت کما تشاء

(جواہر البحار شریف ص۱۰۶۴) یارسول اللہ۔ آپ سے زیادہ حسن والا تو میری آنکھ نے دیکھا ہی نہیں اور میری آنکھ دیکھتی بھی کیسے۔ جب کہ آپ سے زیادہ جمال والا کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔ اے آقا۔ آپ ہر عیب سے مبرّا (بالکل بے عیب) پیدا کئے گئے ہیں گویا جیسا آپ نے "چاہا" ویسا ہی آپ کو پیدا فرما دیا گیا۔

السلام اے باجمال و باکمال
السلام اے بے نظیر و بے مثال

"سیّدہ امّ المومنین"

صدّیقہ بنتِ صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما دربار رسالت میں عرض کرتی ہیں مَا اُرٰی رَبَّكَ اِلَّا یُسَارِعُ فِیْ هَوَاكَ (بخاری شریف جزو ثالث ص۲۲۵) یارسول اللہ میں حضور کے رب کو نہیں دیکھتی مگر حضور کی خواہش میں جلدی و شتابی کرتا ہوا۔ سبحان اللہ۔ دیکھئے ام المومنین کا کیسا پیارا عقیدہ ہے کہ حضور جو چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ جلدی ویسے ہی فرما دیتا ہے۔ ایسے ہی امام ربانی احمد بن محمد خطیب قسطلانی علیہ الرحمۃ بھی ایک بزرگ سے محمدیہ میں فرماتے ہیں

الا بابی من کان ملکا و سیدا
و آدم بین الماء والطین واقف
اذا رام امرًا لا یکون خلافہ
ولیس لذالك الامر فی الکون صارف

خبردار ہو! میرے ماں باپ قربان ان پر جو بادشاہ و سردار ہیں اُس وقت سے کہ آدم علیہ السلام ابھی آب و گل کے اندر ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہ جس بات کا ارادہ فرمائیں جہان میں کوئی ان کے حکم کا پھیرنے والا نہیں۔ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اقول۔ اور ہاں کیونکر کوئی جہان میں ان کا حکم پھیر سکے کہ حکم الٰہی کسی کے پھیرنے سے نہیں پھرتا لا رادّ لقضائہٖ ولا معقب لحکمہٖ یہ جو کچھ چاہتے ہیں خدا وہی چاہتا ہے کہ یہ وہی چاہتے ہیں جو خدا چاہتا ہے (الامن والعلیٰ شریف)

"سرکار کا ارشاد"

خود حضور شافع یوم النشور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں یاعائشۃ لو شئت لسارت معی جبال الذھب (مشکوٰۃ شریف ص۵۲۱) اے عائشہ! اگر میں چاہتا تو ضرور سونے کے پہاڑ میرے ساتھ سیر کرتے۔ اس حدیثِ پاک کے بھی ایک ایک لفظ پر غور کیجئے اور رضائے مصطفٰے کے جلوے ملاحظہ فرمائیے۔

"کلیم اور حبیب"

حضرت موسٰی علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے پوچھا کہ اے میرے مولیٰ میں تیرا کلیم ہوں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیرے حبیب ہیں یہ تو فرما کہ کلیم و حبیب میں فرق کیا ہے؟ اس کے جواب میں مولیٰ کریم نے ایک فرق یہ بھی بیان فرمایا کہ الکلیم یعمل برضاء مولاہ والحبیب یعمل مولاہ برضائہٖ (نزہۃ المجالس) کلیم وہ ہے جو اپنے مولیٰ کی رضاء سے کام کرے اور حبیب وہ ہے جس کی رضاء پر مولیٰ عمل فرمائے ؎

صدقے اِس انعام کے قربان اِس اکرام کے
ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمہاری واہ واہ

بروزِ قیامت رضائے مصطفٰے کا عظیم الشان مظاہرہ

حدیث شریف میں ہے کہ بروزِ آخرت جب لوگ قیامت کے شدائد سے گھبرا کر دیگر حضراتِ انبیاء علیہم السلام کی بارگاہ میں حاضری دینے اور نفسی نفسی اذھبوا الی غیری کا جواب سننے کے بعد حضور شافع یوم النشور منبع النور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہونگے تو۔ حضور فرماتے ہیں کہ میں اپنے مولیٰ کے دربار شریف میں سربسجود ہوکر رب تعالیٰ کی حمد کرونگا۔ تو مجھے (رب تعالیٰ کی طرف سے) فرمایا جائیگا۔ یا محمد ارفع راسك اے پیارے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اپنا سر اٹھا وقل یسمع لك اور (جو چاہے کہہ) تیری بات سنی جائیگی وسل تعطہ اور (جو چاہے مانگ) تجھے دیا جائیگا واشفع تشفع۔ اور (جس کی چاہے) شفاعت فرما تیری شفاعت مقبول ہوگی۔ پس میں عرض کرونگا یارب امتی امتی تو مجھے فرمایا جائیگا کہ جا اور جس کے دل میں گندم یا جو کے دانہ برابر بھی ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال (اور جنت میں داخل فرما) حضور حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ کام کرنے کے بعد میں پھر رب کے دربار میں آکر سجدہ کرونگا تو پھر مجھے فرمایا جائیگا کہ جا اور جس کے دل میں رائی کے دانہ برابر ایمان ہو اس کو بھی دوزخ سے نکال (اور جنت میں داخل فرما) حضور فرماتے ہیں کہ یہ کام کرنے کے بعد میں پھر آکر رب کی بارگاہ میں سجدہ فرماؤنگا تو پھر فرمایا جائیگا کہ اے حبیب جا اور جس کے دل میں رائی کے دانے کی ادنیٰ۔ ادنیٰ۔ ادنیٰ مقدار بھی ایمان ہو تو اس کو بھی دوزخ سے نکال لے (اور جنت میں داخل فرما دے) (الحدیث ملخصاً) صحیح مسلم شریف ص۱۱۱)

اور حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور مجسّم شفیع معظّم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اشفع لامتی حتی ینادینی ربی ارضیت یا محمد فاقول ای رب رضیت"۔ "میں اپنی امت کی یہاں تک شفاعت کرونگا کہ میرا رب مجھے پکارے گا کہ اے محمد کیا تو "راضی" ہوگیا؟ تو میں عرض کرونگا اے میرے رب میں "راضی ہوگیا" (طبرانی بزار) ذرا شانِ محبوبیت تو دیکھئے کہ یہاں معاملہ ہی رضائے مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء پر طے ہو رہا ہے۔ سبحان اللہ خوب فرمایا حضرت حسن رضا خاں علیہ الرحمۃ نے ؎

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا
کہ انکی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

نیز حضور مالک جنّت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "میں سب سے پہلے قبر سے باہر آؤنگا۔ جب لوگ اٹھائے جائینگے۔ اور میں ان کا پیشوا ہوں جب وہ حاضر بارگاہ ہونگے۔ اور میں ان کا خطیب ہوں جب وہ دم بخود ہونگے اور میں ان کا شفیع ہوں جب وہ محبوس ہونگے"۔ الکرامۃ والمفاتیح یومئذٍ بیدی ولواء الحمد یومئذٍ بیدی (الحدیث) "عزت اور کنجیاں اس دن میرے ہاتھ ہیں اور لواء الحمد بھی اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا (مشکوٰۃ شریف ص۵۱۳) شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے

(باقی ص۵ پر)

خلیفۂ چہارم امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ

(از تبرکات صدر الافاضل ۔ استاذ العلماء مولانا حکیم حافظ محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ)

رمضان المبارک کی اکیسویں ۲۱ تاریخ حضور سیدنا مولائے مشکل کشا علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی تاریخ ہے اسی مناسبت کے پیش نظر ذیل کا جامع مضمون ہدیۂ قارئین ہے (ادارہ)

آپ کا نام نامی علی کنیت ابوالحسن ابوتراب ہے آپ کے والد حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب ہیں آپ نوعمروں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔ اسلام لانے کے وقت آپ کی عمر شریف کیا تھی۔ اس میں چند قول ہیں ایک قول میں آپ کی عمر پندرہ ۱۵ سال کی ایک میں سولہ ۱۶ کی ایک میں آٹھ کی ایک میں دس کی تھی اگرچہ عمر کے بارہ میں چند قول ہیں مگر اس قدر یقینی ہے کہ ابتدائے عمر میں بلوغ کے متصل ہی آپ دولت ایمان سے مشرف ہوئے آپ نے کبھی بت پرستی نہیں کی جس طرح کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کبھی بت پرستی کے ساتھ ملوث نہ ہوئے۔ آپ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں جن کے لئے جنت کا وعدہ دیا گیا اور علاوہ چچا زاد ہونے کے آپ کو حضور اکرم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عزت مواخات بھی عطا ہوئی اور سیدۂ نساء عالمین خاتون جنت حضرت بتول زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ آپ کا عقد نکاح ہوا۔ آپ سابقین اولین اور علماء ربانیین میں سے ہیں جس طرح شجاعت بسالت میں آپ کا نام نامی شہرۂ عالم ہے عرب وعجم بر و بحر میں آپ کے زور و قوت کے سکے بیٹھے ہوئے ہیں آپ کی ہیبت و دبدبہ سے آج بھی جواں مرداں شیر دل کانپ جاتے ہیں اسی طرح آپ کا زہد و ریاضت اطراف و اکناف عالم میں وظیفہ خواص و عام ہے۔ کروڑوں اولیا آپ کے سینۂ نور گنجینہ سے مستفیض ہیں اور آپ کے ارشاد و ہدایت نے زمین کو خدا پرستوں کی طاعت و ریاضت سے بھر دیا ہے خوش بیان فصحی اور معروف خطبا میں آپ بلند پایہ ہیں۔ جامعین قرآن پاک میں آپ کا نام نامی نورانی حرفوں کے ساتھ چمکتا ہے آپ بنی ہاشم میں پہلے خلیفہ ہیں اور سبطین کریمین حسنین جمیلین سعیدین شہیدین رضی اللہ عنہما کے والد ماجد ہیں سادات کرام اور اولاد رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سلسلہ پروردگار عالم نے آپ سے جاری فرمایا۔ آپ تبوک کے سوا تمام مشاہد میں حاضر ہوئے جنگ تبوک کے موقعہ پر حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مدینہ پر خلیفہ بنایا تھا اور ارشاد فرمایا تھا کہ تمہیں ہماری بارگاہ میں وہ مرتبہ حاصل ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں حضرت ہارون کو علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے چند مقاموں میں آپ کو لوا (جھنڈا) عطا فرمایا۔ خصوصاً روز خیبر اور حضور نے خبر دی کہ ان کے ہاتھ پر فتح ہوگی۔ آپ نے اس روز قلعہ خیبر کا دروازہ اپنی پشت مبارک پر رکھا اور اس پر مسلمانوں نے چڑھ کر قلعہ کو فتح کیا۔ اس کے بعد لوگوں نے اس کو کھینچنا چاہا تو چالیس آدمیوں سے کم اس کو نہ اٹھا سکے۔ جنگوں میں آپ کے کارنامے بہت ہیں۔ آپ کو اپنے ناموں میں ابوتراب بہت پیارا معلوم ہوتا تھا اور اس نام سے آپ بہت خوش ہوتے تھے اس کا سبب یہ تھا کہ ایک روز آپ مسجد شریف کی دیوار کے پاس لیٹے ہوئے تھے۔ پشت مبارک کو مٹی لگ گئی تھی حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کی پشت مبارک سے مٹی جھاڑ کر فرمایا اجلس اباتراب یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

مرتضیٰ شیر حق اشجع الاشجعین
ساقیٔ شیر و شربت پہ لاکھوں سلام
شیر شمشیر زن شاہِ خیبر شکن
پرتوِ دست قدرت پہ لاکھوں سلام

کا عطا فرمایا ہوا خطاب آپ کو ہر نام سے پیارا معلوم ہوتا تھا اور آپ اس نام سے سلطان کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے لطف و کرم کے مزے لیتے تھے آپ کے فضائل و محامد بہت زیادہ ہیں حضرت سعد ابن وقاص سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے موقعہ پر حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو مدینہ طیبہ میں اہل بیت کی حفاظت کے لیے چھوڑا۔ حضرت مولیٰ علی مرتضیٰ نے عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں خلیفہ بناتے ہیں حضور نے فرمایا کیا تم راضی نہیں ہو کہ تمہیں میرے دربار میں وہ مرتبت حاصل ہو جو حضرت ہارون کو دربار حضرت موسیٰ میں تھی علیہم الصلوٰۃ والسلام بجز اس بات کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں حضرت سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے روز خیبر فرمایا کہ میں کل جھنڈا اس شخص کو دونگا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالےٰ فتح عطا فرمائیگا اور وہ اللہ و رسول کو محبوب رکھتا ہے اور اللہ و رسول اس کو محبوب رکھتے ہیں۔ اس مژدہ جانفزا نے صحابۂ کرام کو تمام شب امید کی ساعتیں شمار کرنے میں مصروف رکھا آرزومند دلوں کو رات کاٹنی مشکل ہو گئی اور مجاہدین کی نیندیں اڑ گئیں ہر دل آرزومند تھا کہ اس نعمت عظمےٰ کبریٰ سے بہرہ مند ہو اور ہر آنکھ منتظر تھی کہ صبح کی روشنی میں سلطان دارین صلے اللہ علیہ وسلم فتح کا جھنڈا کس کو عطا فرماتے ہیں، صبح ہوتے ہی شب بیدار تمنائی امید دل کے ذخائر لیے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے اور ادب کے ساتھ دیکھنے لگے کہ کریم ذرہ پرور کا دست رحمت کس سعادتمند کو سرفراز فرماتا ہے محبوب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لب مبارک کی جنبش پر ارمان بھری نگاہیں قربان ہو رہی تھیں کہ رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا این علی ابن ابی طالب کہاں ہیں علی ابن ابی طالب۔ عرض کیا گیا وہ بیمار ہیں ان کی آنکھوں پر آشوب ہے بلانے کا حکم دیا گیا اور علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ حاضر ہو گئے۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وبارک وسلم نے اپنے دہن مبارک سے حیات بخش لعاب سے ان کی چشم بیمار کا علاج فرمایا اور برکت کی دعا کی۔ دعا کرنا تھی کہ نہ درد باقی رہا نہ کھٹک نہ سرخی نہ ٹیک آن کی آن میں ایسا آرام ہوا کہ گویا کبھی بیمار نہ ہوئے تھے۔ اس کے بعد ان کو جھنڈا عطا فرمایا۔

ترمذی ونسائی وابن ماجہ نے حبشی بن جنادہ سے روایت کی کہ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی منی وانا من علی علی مجھ سے ہے اور میں علی سے۔ اس سے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کا کمال قرب بارگاہ رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوتا ہے امام مسلم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اس کی قسم جس نے دانہ کو پھاڑا اور اس کو روئیدگی عنایت کی اور جانوں کو پیدا کیا بیشک مجھے نبی امی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ مجھ سے ایماندار محبت کریں گے اور منافق بغض رکھیں گے ترمذی میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک علی مرتضیٰ سے بغض رکھنا منافق کی علامت تھی اسی سے ہم منافق کو پہچان لیتے تھے حاکم نے حضرت مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کی فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا۔ میں نے عرض کیا حضور میں کم عمر ہوں قضا [illegible]

جامعہ رضویہ مظہرِ اسلام لائل پور کے امسال فارغ التحصیل حفاظ و علماء کرام کے اسماء گرامی

یہ بزمِ فضلِ جبہ و دستار دیکھئے سرسبز باغ احمد مختار صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیکھئے

جامعہ رضویہ کے جلسۂ دستارِ فضیلت و تقسیم اسناد کی روئداد پچھلے شمارہ میں شائع کی جاچکی ہے۔ اس سال مندرجہ ذیل حفاظ و علماء کرام فارغ التحصیل ہوئے۔ مولیٰ تعالیٰ اس سلسلۂ مبارکہ کو مزید ترقی و وسعت عطا فرمائے اور فارغ التحصیل حضرات کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق بخشے (آمین) (ادارہ)

اسمائے گرامی

۱۔ مولانا ابوالفتح محمد اللہ بخش صاحب۔ شادیہ۔ ضلع میانوالی
۲۔ مولانا ابوالطاہر محمد رمضان صاحب کمرشانی۔ ضلع میانوالی
۳۔ مولانا ابوالفیض محمد سعداللہ صاحب۔ کوٹ سلطان بھنلع جھنگ
۴۔ مولانا ابوالخیر محمد اکبر صاحب۔ ڈھنگ۔ ضلع میانوالی
۵۔ " ابوالظفر غلام حسین صاحب قریہ فرانہ ضلع جھنگ
۶۔ " ابوالحبیب محمد انوار الاسلام صاحب محلہ (غلام محمد آباد) لائلپور
۷۔ " ابوالمصباح سید ضیاء الحق شاہ صاحب اوکاڑہ ضلع منٹگمری
۸۔ " ابوالنصر نور محمد صاحب نوشہرہ ضلع سرگودھا
۹۔ " ابوسعید محمد عبد القیوم صاحب چک ۱۲۶ گ۔ب لائلپور
۱۰۔ " ابوالمختار عبد الجبار صاحب مقام شاہ ستار ضلع ملتان
۱۱۔ " ابوالانوار محمد حبیب الرحمٰن شاہ صاحب بٹ درہ ضلع مظفر آباد آزاد کشمیر
۱۲۔ " ابوعبداللہ محمد یونس صاحب ارنڑہ میاں ضلع منٹگمری
۱۳۔ " ابوصالح خواجہ محمد صاحب ڈھنگ ضلع میانوالی
۱۴۔ " ابوالحسن سید عبد العزیز شاہ صاحب کیرانوالہ ضلع گجرات
۱۵۔ " ابوالحامد سلطان احمد صاحب پپلاں ضلع میانوالی
۱۶۔ " ابوسعید محمد عاقل صاحب بلڑی شریف تحصیل نگر پارکر سندھ
۱۷۔ " ابوالضیاء سید محمد جعفر شاہ صاحب پاکپتن شریف محلہ پیریاں ضلع منٹگمری
۱۸۔ مولانا ابوالاسرار عبد المجید صاحب جھال خانوآنہ محلہ فتح آباد لائلپور
۱۹۔ " ابوالبرکات مرید حسین شاہ صاحب محلہ پرتاب نگر لائلپور
۲۰۔ " ابوالفرج امانت علی صاحب۔ داؤ والا ضلع شیخوپورہ
۲۱۔ " ابوالجمال باغ علی صاحب بکرٹ مالک رام چک ضلع لائلپور
۲۲۔ " ابونعیم ولی محمد صاحب۔ چک ۱۲۸ ضلع رحیم یار خان
۲۳۔ " ابوالحسنات محمد دین صاحب اسلام پور سیداں ضلع شیخوپورہ
۲۴۔ " ابواللطیف محمد حنیف صاحب بستی جھونک والا ضلع ملتان
۲۵۔ " ابوالمسعود محمد شریف صاحب قادر آباد ضلع گجرات
۲۶۔ " ابوالافتخار محمد زبیر احمد صاحب چک بھٹی ضلع گوجرانوالہ
۲۷۔ " ابوالجمیل محمد منظور احمد صاحب کمنڈ والے ضلع سیالکوٹ
۲۸۔ " ابوالمنصور نذیر احمد صاحب پنڈی باورے ضلع گوجرانوالہ

اسماء گرامی حافظ صاحبان

۱۔ جناب حافظ محمد صادق صاحب چک ۲۷۷ ج۔ب پچیانوالی ضلع لائلپور
۲۔ " حافظ محمد فیروز دین صاحب چھوٹا شیر سنگھ ضلع لائلپور
۳۔ " " عاشق حسین صاحب " " ضلع لائلپور
۴۔ " " محمد یوسف صاحب۔ ضلع گجرات
۵۔ " " فقیر محمد صاحب۔ گوجر خان ضلع راولپنڈی

جامعہ رضویہ زندہ باد مرجع خلق کا ہے مدرسہ سردار احمد کا یادگار رضا پائندہ باد

جامعہ رضویہ کے سالانہ جلسہ کے دوسرے روز ۲۰ شعبان بروز ہفتہ جامعہ رضویہ کے برآمدہ کی ایک پُرکیف مجلس میں یہ منقبت حضرت محترم سید ایوب علی صاحب رضوی بریلوی مدظلہ (جو سیدنا اعلیحضرت علیہ الرحمۃ کے خاص مقرب اور فیض و مجلس یافتہ معمر بزرگ ہیں) نے حضرت امام اہلسنت قبلہ شیخ الحدیث مدظلہ کی شان میں پڑھی تھی جسے احباب کی خواہش کے مطابق رضائے مصطفےٰ میں شائع کیا جا رہا ہے (ادارہ)

بحمد اللہ کیا شہرہ ہوا سردار احمد کا ۔۔۔ کہ ایک عالم فدائی ہو گیا سردار احمد کا
زبانِ خلق سے حق نے کیا اعلان سرداری ۔۔۔ جبھی تو آج ڈنکا بج رہا سردار احمد کا
جہاں کل چھائی تھیں کالی گھٹائیں آج دیکھو تو ۔۔۔ وہاں پھیلا ہے کیسا چاندنا سردار احمد کا
کہاں ہیں رہزنانِ دین ناکوں سے پچنے چاہئیں ۔۔۔ کہ ناکوں پر ہے قبضہ جابجا سردار احمد کا
تہلکہ مچ گیا ہل چل پڑی تھرا گئے منکر ۔۔۔ پھریرا جس گھڑی اڑنے لگا سردار احمد کا
نکھر جاؤ جنہیں اے بے سرو سردار ہونا ہے ۔۔۔ کہ دریائے کرم ہے بہہ رہا سردار احمد کا
نظر سے رات دن دولہا براتوں سے گذرتے ہیں ۔۔۔ مگر ضرب المثل سہرا سجا سردار احمد کا
خداوندا مدینے کے چمکتے چاند کا صدقہ ۔۔۔ ستارہ اوج پر ہو دائما سردار احمد کا
الٰہی مبتدی جتنے بھی آئیں منتہی جائیں ۔۔۔ رہے یہ سلسلہ جاری سدا سردار احمد کا
ارے ایوب دیکھا مظہرِ اسلام کا منظر ۔۔۔ کہ مرجع خلق کا ہے مدرسہ سردار احمد کا

(بقیہ حضرت علی)

نہیں کام کس طرح انجام دے سکونگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سینہ میں مار کر دعا فرمائی۔ پروردگار کی قسم معاملہ کے فیصلہ کرنے میں مجھے شبہ بھی تو نہ ہوا۔ صحابہ کبار حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کو اقضیٰ جانتے تھے۔ سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ فیض ہے کہ حضرت امیر المومنین کے سینہ میں دستِ مبارک لگایا اور وہ علم قضا میں کامل اور اقران میں فائق ہو گئے۔ جس کے ہاتھ لگانے سے سینے علوم کے گنجینے بن جائیں اُس کے علوم کا کوئی کیا بیان کر سکتا ہے ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی کہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے حق میں تین سو آیتیں نازل ہوئیں۔ طبرانی و حاکم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ کو دیکھنا عبادت ہے۔

بیعت و شہادت

ابن سعد کے قول پر حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے دوسرے روز امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے دست مبارک پر مدینہ طیبہ میں تمام صحابہ نے جو وہاں موجود تھے بیعت کی ۳۶ھ میں جنگ جمل کا واقعہ پیش آیا اور صفر ۳۷ھ میں جنگ صفین ہوئی جو ایک صلح پر ختم ہوئی اور حضرت مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے کوفہ کی طرف مراجعت فرمائی اور اس وقت خوارج نے سرکشی شروع کی اور لشکر جمع کر کے چڑھائی کی حضرت امیر المومنین نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ان کے مقابلہ کے لیئے بھیجا آپ ان پر غالب آئے اور ان میں سے قوم کثیر واپس ہوئی اور ایک قوم ثابت رہی اور انہوں نے نہروان کی طرف جا کر راہ زنی شروع کی حضرت امیر المومنین اس فتنہ کی مدافعت کے لیئے ان کی طرف روانہ ہوئے ۳۸ھ میں آپ نے ان کو نہروان میں قتل کیا۔ انہیں میں ذو الثدیہ کو بھی قتل کیا جس کے خروج کی خبر حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے دی تھی خوارج میں سے ایک نامراد عبد الرحمٰن بن ملجم مرادی تھا اس نے برک بن عبد اللہ تمیمی خارجی اور عمرو بن بکیر تمیمی خارجی کو مکہ مکرمہ میں جمع کر کے حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ اور حضرت معاویہ بن ابی سفیان اور حضرت عمرو بن عاص کے قتل کا معاہدہ کیا اور حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے قتل کے لئے ابن ملجم آمادہ ہوا اور ایک تاریخ معین کر لی گئی۔

اب ابن ملجم کوفہ پہنچا اور وہاں کے خوارج سے ملا اور انہیں در پردہ اپنے ناپاک ارادہ کی اطلاع دی خوارج اس کے ساتھ متفق ہوئے۔ شب جمعہ ۱۷عہ رمضان مبارک ۴۰ھ کو امیر المومنین حضرت مولیٰ علی مرتضیٰ

(باقی صفحہ ۵ پر)

عہ اور بروایتے دیگر ۱۸ رمضان کو حملہ ہوا اور ۲۱ کو شہادت (کما فی اکمال فی اسماء الرجال) اور یہی زیادہ مشہور ہے

بزمِ رضائے مصطفٰے

دل شاد بامراد رہیں مہرباں میرے

الحمد للہ کہ (بذریعہ اشتہار) رضائے مصطفٰے کے اجراء کی خبر سنتے ہی احباب اہلسنت میں مسرت کی لہر دوڑ گئی اور برادرانِ اہلسنت نے بہت ہی مخلصانہ و ہمدردانہ جذبات کے ساتھ رضائے مصطفٰے کا استقبال کیا اور ہر طرف سے تحسین و مبارکباد کے نعرے بلند ہوئے۔ جن جن حضرات نے جذبۂ تعاون کا اظہار فرمایا ہم ان سب کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور دست بدعا ہیں کہ مولیٰ تعالیٰ بحبیبہ الاعلیٰ علیہ التحیۃ والثناء ان سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے اور انہیں مخلصانہ تعاون فرمانے اور ہمیں "رضائے مصطفٰے" کو بلند ترین معیار پر پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

وما ذٰلک علی اللہ بعزیز۔

خلوص و تعاون کی بہترین مثال

قاضی محمد اقبال صاحب (گوجرانوالہ) کی معرفت ایک مخلص بندۂ خدا نے (جو اپنے اسمِ گرامی کا اظہار بھی نہیں چاہتے) ۱۰۰ روپے کی خطیر رقم "رضائے مصطفٰے" کے اجراء پر ارسال فرمائی۔

احباب خانیوال جناب صوفی عبد الخالق صوفی محمد ریاض صوفی عبد الحق صاحبان نے تحریر فرمایا کہ رضائے مصطفٰے کی پہلی اشاعت کے دو سو پرچے خانیوال روانہ فرمائیں۔

مولانا معین الدین صاحب نے سنی رضوی کتب خانہ لائل پور کے لئے ہر ہفتہ یک صد پرچے مولانا محمد یوسف صاحب خطیب ڈسکہ نے بیس پرچے اور مولانا مراتب علی شاہ صاحب خطیب عارف والا نے پانچ پرچے طلب فرمائے ہیں۔

اعزازی چندہ

مندرجہ ذیل حضرات نے اعزازی چندہ عطا فرمایا:

عالیجناب صاحبزادہ محمد فضل رسول صاحب سلمہ لائل پور ۔ ۔ ۔ ۲۰

جنابِ رشید احمد صاحب چغتائی ۔ ۔ ۔ ۱۰

آباد حشر تک رہیں سب قدرداں میرے

جناب غلام مصطفٰے صاحب ۔ ۔ ۔ ۱۰

جناب عبد الحفیظ صاحب ۔ ۔ ۔ ۱۰

جناب محمد سعید صاحب نگینہ ۔ ۔ ۔ ۱۰

جناب مستری محمد اسحاق صاحب ۔ ۔ ۔ ۱۰

جناب مستری محمد اتفاق صاحب ۔ ۔ ۔ ۱۰

جناب ضیاء الرحمٰن صاحب ۔ ۔ ۔ ۱۰

سالانہ خریدار

مندرجہ ذیل حضرات نے "رضائے مصطفٰے" کے لئے خریدار مہیا فرمائے

مولانا نور عالم صاحب لائلپور ۔ ۶ خریدار

مولانا عبد اللطیف صاحب گوجرانوالہ ۵ خریدار

جناب محمد شفیع صاحب قادری کراچی ۵ خریدار

مولانا محمد حسین صاحب سکھر ۲ خریدار

جناب سلامت علی صاحب گوجرانوالہ ۲ خریدار

مولانا معین الدین صاحب لائلپور ۲ خریدار

مولانا مراتب علی شاہ صاحب خطیب عارف والا ۱ خریدار

حافظ محمد جمیل صاحب گوجرانوالہ ۱ خریدار

جناب اللہ بخش صاحب ۱ خریدار

بعض مکتوباتِ گرامی

امام اہلسنت حضرت قبلہ شیخ الحدیث مدظلہ لائلپور

سلام مسنون :- دعوات صالحہ

کل دربارِ داتا (علیہ الرحمۃ) حاضر ہوا۔ "رضائے مصطفٰے" کی اشاعت و قبولیت و ترقی کے متعلق دعا کی۔ مولیٰ عزوجل قبول فرمائے۔ آمین ـــ حق کہنے۔ حق سننے۔ حق لکھنے کی توفیق مولیٰ عزوجل عطا فرمائے آمین۔ احتیاط در مضامین ضروری ہے۔

والسلام۔ الدعا فقیر ابو الفضل غفرلہٗ

۱۰ رمضان المبارک بروز جمعرات

حضرت سید اختر الحامدی مدظلہ حیدر آباد

تحیۃ مسنون

اشتہار مسرت آثار ملا اس دورِ پُر فتن میں اس قسم کے اخبار کا اجراء انتہائی ضروری ہے خدا آپ کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور آپکے ارادوں میں استحکام و پختگی۔ اعلیحضرت مجددِ دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ یادگار خدا کرے مستقل و پائدار ثابت ہو۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہم کا اسمِ گرامی ہی اس کی کامیابی کے لئے کافی ہے۔ چند پرچے مجھے ضرور روانہ فرمایئے تاکہ اس کے خریدار پیدا کئے جائیں۔ نعت ارسالِ خدمت ہے (صفحہ اول پر ملاحظہ فرمایئے)

فقط والسلام آپکا

اختر الحامدی حیدر آباد

مولانا غلام محی الدین صاحب گیلانی

السلام علیکم۔ مرسلہ اشتہار باوقار موصول ہوا۔ بندہ نے جمعہ میں شاندار انداز میں "رضائے مصطفٰے" کا تعارف کرایا ہے۔ میری دعا ہے کہ خداوندِ کریم آپ کی اس پُر خلوص خدمتِ دین کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور آپ کو اپنے بلند ارادوں میں کامیاب فرمائے آمین ثم آمین

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

گیلانی خطیب جامع مسجد رینالہ خورد

مولوی محمد نذیر صاحب مجاہد وزیر آباد

السلام علیکم۔ آپ کا اشتہار ملا بڑی مسرت ہوئی۔ الحمد للہ کہ گوجرانوالہ میں اہلسنت و جماعت کا بہت زور ہے اور خوب چرچا ہو رہا ہے۔ (ماشاء اللہ) میں جس طرح ہو سکے گا ان شاء اللہ پورا پورا تعاون کرونگا۔

محمد نذیر از وزیر آباد (باقی آئندہ)

(بقیہ صفحہ ۲ رضائے مصطفٰے)

اسی لئے فرمایا "اُس دن ظاہر ہو جائیگا کہ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مالکِ یوم الدین کے نائب ہیں۔ وہ دن آپ ہی کا دن ہوگا اور بحکم رب العالمین اس دن آپ ہی کا حکم ہوگا (جو چاہیں حکم فرمائیں)" (مدارج شریف) ولنعم ما قیل ؎

بڑا مہرباں ہے خدا مصطفٰے پر
وہی ہوگا جو حکم سرکار ہوگا

الحمد للہ، ان دلائل و براہین اور قرآنِ پاک و حدیثِ شریف کی تصریحات سے سرکارِ مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء کی عزت و وجاہت۔ عظمت و شان واضح اور باذن اللہ آپ کا مالک و مختار اور دین و دنیا و آخرت کا شہنشاہ ہونا ظاہر ہو گیا اور ثابت ہوا کہ رضائے مصطفٰے مرضیِ خدا ہے (جل جلالہٗ و صلے اللہ علیہ وسلم)

اے اپنے حبیب کی رضا چاہنے والے مولائے کریم ہمیں ان کاموں کی توفیق عطا فرما جن میں تیری اور تیرے حبیبِ پاک کی رضا ہو اور اپنے پیارے حبیب علیہ التحیۃ والتسلیم کے وسیلۂ جلیلہ سے اس ہفت روزہ

"رضائے مصطفٰے"

کو ترقی و کامیابی اور برکت عطا فرما تاکہ اس کے ذریعہ سے تیرے دینِ پاک و مذہب مہذب کی بہترین خدمت ہو سکے اور سبھی مسلمان "رضائے مصطفٰے" کی اہمیت کو سمجھیں اور "رضائے مصطفٰے" حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

(بقیہ حضرت علی)

کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سحر کے وقت بیدار ہوئے اس رمضان میں آپ کا دستور یہ رہا تھا کہ ایک شب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شب حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے پاس افطار فرماتے اور تین لقموں سے زیادہ تناول نہ فرماتے۔ فرماتے تھے کہ مجھے یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کے وقت میرا پیٹ خالی ہو آج کی شب تو یہ حالت رہی کہ بار بار مکان سے باہر تشریف لاتے اور آسمان کی طرف نظر فرماتے اور فرماتے کہ بخدا مجھے کوئی خبر جھوٹی نہیں دی گئی یہ وہی رات ہے جس کا وعدہ دیا گیا ہے صبح کو جب بیدار ہوئے تو اپنے فرزند ارجمند امیر المومنین امام حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا آج شب میں نے حبیبِ اکرم رسول محترم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نے آپ کی امت سے آرام نہ پایا فرمایا انہیں بددعا کرو میں نے دعا کی کہ یارب مجھے ان کے عوض ان سے بہتر عطا فرما اور انہیں میری جگہ ان کے حق میں برا دے رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ یہ فرما ہی رہے تھے کہ ابن نباح موذن نے آکر کہا الصلوٰۃ (یعنی نماز کو چلئے) آپ گھر سے لوگوں کو نماز کے لئے آواز دیتے ہوئے چلے راستہ میں ابن ملجم ملا اور اس نے آپ کے اس زور سے تلوار ماری کہ آپکا چہرۂ مبارک کنپٹی تک کٹتا ہوا چلا گیا اور دماغ پر جا کر تلوار رُکی حضرت علی کرم اللہ وجہہ جمعہ اور ہفتہ کے روز اسی زخم کی حالت میں رہے۔ اور شب یکشنبہ کو انتقال فرما گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

گوجرانوالہ میں اہلسنّت وجماعت کی تبلیغی سرگرمیاں

حبیب خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی برکت و رحمت سے امسال ماشاء اللہ گوجرانوالہ کے گرد و نواح میں بالعموم اور شہر گوجرانوالہ میں بالخصوص ربیع الاول شریف سے لے کر شعبان المعظم کے آخری دن تک اس کثرت سے محافلِ میلاد و تبلیغی اجلاس منعقد ہوئے ہیں کہ جن کی نظیر ملنی اس علاقہ میں بہت مشکل ہے۔ اس وقت صرف شعبان معظم کے اہم سنی تبلیغی اجلاس کی مختصر روئداد پیش کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

نیز:- برادرانِ اہل سنت وجماعت کی خدمت میں اپیل ہے کہ "رضائے مصطفےٰ" آپ کا اپنا اخبار ہے۔ آپ جہاں کہیں بھی ہوں وہیں سے اپنی دینی سرگرمیوں اور اہم مذہبی خبروں سے اطلاع دیتے رہیں۔ "رضائے مصطفےٰ" کے صفحات ان شاء اللہ اس کام کے لیے حاضر ہیں۔

(ادارہ)

حضرت شیخ الحدیث کی ڈسکہ میں آمد

ڈسکہ کے احباب عرصہ سے ایک سُنی عالم کی تلاش میں تھے چنانچہ انہوں نے اس سلسلہ میں حضرت قبلہ شیخ الحدیث لائلپوری مدظلہ کی خدمت میں درخواست پیش کی تو آپ نے فاضل محترم مولانا محمد یوسف صاحب کو ڈسکہ کے لیے منتخب فرمایا۔ چنانچہ ڈسکہ میں مولانا نے خوب کام کیا۔ مولانا محمد یوسف صاحب و دیگر احباب اہل سنت ڈسکہ کے زیر اہتمام ۱۱ شعبان المعظم بروز ہفتہ حضرت شیخ الحدیث کی آمد کے سلسلہ میں ڈسکہ میں اہل سنت کا پہلا عظیم الشان سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔

شیخ الحدیث گوجرانوالہ میں

پنجاب ٹرانسپورٹ بس سروس کی جس لاری پر محدثِ پاکستان مدظلہٗ لائل پور سے ڈسکہ تشریف لانے والے تھے اس کا گوجرانوالہ تقریباً ڈیڑھ بجے اور ڈسکہ تقریباً اڑھائی بجے پہنچنے کا وقت تھا۔ باوجود اس کے کہ حضرت کی آمد کے متعلق کوئی اعلان نہیں کیا گیا تھا۔ گوجرانوالہ پنجاب بس کے اڈہ پر کافی احباب ہاتھوں میں ہار لیے چشم براہ تھے جونہی حضرت کی لاری آئی فضا نعرہ ہائے تکبیر و رسالت سے معمور ہو گئی۔ اور جب حضرت ڈسکہ میں رونق افروز ہوئے تو بس کا اڈہ اور ڈسکہ کے بازار نعرہ ہائے تکبیر و رسالت اور شیخ الحدیث زندہ باد امام اہل سنت زندہ باد۔ محدثِ پاکستان زندہ باد کے نعروں سے گونج اُٹھے۔ ادھر ڈسکہ میں ظہر کی نماز سے قبل کی نشست میں تلاوت و نعت خوانی کے بعد مولوی محمد شریف صاحب متعلّم مدرسہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم گوجرانوالہ نے تقریر کی۔ ازاں بعد مولانا غلام نبی صاحب (فاضل جامعہ رضویہ) کلاسوالہ کی تقریر ہوئی۔ بعد ظہر تلاوت و نعت خوانی کے بعد عصر تک مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہٗ خطیب زینۃ المساجد گوجرانوالہ نے ایک نہایت ہی مدلّل و موثر تقریر فرمائی۔ حاضرین کا شاندار اجتماع موصوف کی تقریر سے از حد محظوظ ہوا۔ رات کو حضرت قبلہ شیخ الحدیث مدظلہٗ کی تقریر کا اعلان تھا آپ کی زیارت کرنے اور پیاری تقریر سُننے کیلئے اہالیانِ ڈسکہ کے علاوہ دیگر مقامات سے کافی احباب ڈسکہ پہنچے ہوئے تھے۔ حاضرین کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر نے نہایت پُر کیف اور پُر سکون ماحول میں حضرت کے ارشادات سُنے۔ حضرت کا بیان تین گھنٹے جاری رہا اور پھر صلوٰۃ و سلام اور دعائے خیر پر جلسہ ختم ہوا۔ اس جلسہ میں سٹیج کا نظام جناب صاحبزادہ مشتاق الحسنین صاحب (خطیب مسجد بازار والی ڈسکہ) کے ذمہ تھا۔ جنہوں نے اسے خوب نبھایا۔

سکھانہ باجوہ میں دو روزہ عظیم الشّان جلسہ

۹-۱۰ شعبان المعظم بروز منگل بدھ سکھانہ باجوہ میں مولانا محمد بشیر صاحب ضیائی (فاضل جامعہ رضویہ) و دیگر احباب اہلسنت کے زیر اہتمام ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ اس سرزمین پر اہل سنت وجماعت کا یہ پہلا دو روزہ جلسہ تھا۔ جو نہایت کامیاب و بارونق رہا۔ اس جلسہ میں مولانا عنایت اللہ صاحب خطیب سانگلہ ہل۔ مولانا الحاج ابو داؤد محمد صادق صاحب (فاضل جامعہ رضویہ) خطیب زینۃ المساجد گوجرانوالہ۔ مولانا محمد سلیم صاحب (فاضل جامعہ رضویہ) خطیب جھال خانوآنہ لائل پور۔ مولانا رحمت اللہ صاحب خطیب لہانوالہ مولانا علم الدین صاحب خطیب فیروز والا اور دیگر حضرات کی تقاریر ہوئیں۔

محلہ تیانوالہ گوجرانوالہ میں محفلِ میلاد شریف

۱۶ر شعبان بروز منگل بعد نماز عشاء مسجد نور الاسلام محلہ تیانوالہ گوجرانوالہ میں ایک شاندار محفلِ میلاد شریف منعقد ہوئی۔ تلاوت و نعت شریف کے بعد جناب مولانا صابر حسین صاحب خطیب جامع گرجاکھی دروازہ نے پُر تاثیر تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب خطیب زینۃ المساجد نے بصیرت افروز بیان فرمایا جس کا اہل محلہ پر بہت اثر ہوا۔

اسلامیہ ہائی سکول گوجرانوالہ

۲۲ر شعبان پیر کو اسلامیہ ہائی سکول کی گراؤنڈ میں بعد نماز عشاء جناب صوفی محمد علی صاحب کے زیر اہتمام خواجہ رکن دین صاحب مرحوم کے عرس شریف کی تقریب پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نعتِ پاک کے بعد جناب صاحبزادہ مولانا سید فیض الحسن صاحب نے نبیٔ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق سِرُّ اللّٰہِ الْمَخْزُوْنُ۔ دُرُّ اللّٰہِ الْمَکْنُوْنُ۔ عَالِمِ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ نُوْرُ الْاَنْفُسِ وَ قُرَّۃُ الْعُیُوْنُ کے پیارے الفاظ والا خطبہ پڑھنے کے بعد ایک دل پسند تقریر فرمائی اور شانِ رسالت و ولایت۔ علم غیب و وسیلہ تصرف و اختیارات اور اولیائے کرام کے فیوض و برکات کے متعلق عام فہم انداز میں روشنی ڈالی۔ حاضرین جلسہ پر اس تقریر کا گہرا اثر ہوا۔ تقریر کے بعد حضرت مولانا الحاج ابو داؤد محمد صادق صاحب نے سلام پڑھایا اور دعائے خیر پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

مولانا غلام محی الدین صاحب گیلانی کی تقریر

۲۳ر شعبان منگل کے روز بعد نماز عشاء مسجد دارالاسلام والی محلہ گورونانک پورہ گوجرانوالہ سے متصل چوک میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت کے فرائض مولانا محمد عبداللہ صاحب (فاضل جامعہ رضویہ) خطیب مسجد ہذا نے سرانجام دیئے۔ تلاوت و نعت خوانی کے بعد حضرت مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب نے ایک مختصر مگر اہم ترین تقریر ارشاد فرمائی اور اس کے بعد فاضل نوجوان شیریں بیان مولانا غلام محی الدین صاحب گیلانی خطیب اعظم ریناله خورد نے ایک جامع و پُر لطف تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر سے حاضرین بہت مستفید و محظوظ ہوئے۔ آپ کے بعد ابوالانوار مولانا صابر حسین صاحب نے بھی ایک مختصر تقریر فرمائی اور صلوٰۃ و سلام و دعائے خیر پر جلسہ برخاست ہوا۔ اسٹیج پر مولانا محمد شریف صاحب خطیب جامع مسجد (طوطیانوالہ) بھی تشریف فرما تھے۔

موضع گرجاکھ ضلع گوجرانوالہ میں اہلسنت وجماعت کا عدیم النظیر جلسہ

۲۵ر شعبان جمعرات کے روز بعد نماز عشاء موضع گرجاکھ ضلع گوجرانوالہ میں دوسرا عدیم النظیر جلسہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ اہلسنت کا یہ جلسہ بہت ہی کامیاب اور با اثر ثابت ہوا۔ جلسہ میں شرکت کے لیے اہالیان گرجاکھ کے علاوہ گوجرانوالہ شہر سے بھی کثیر التعداد حضرات جوق در جوق گرجاکھ پہنچے۔ تلاوت پاک اور نعت شریف کے بعد حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق خطیب زینۃ المساجد نے ایک مختصر مگر جامع تقریر پُر تاثیر ارشاد فرمائی۔ آپ کے بعد حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب خطیب سانگلہ ہل نے نہایت پر لطف ماحول میں تین گھنٹہ تک مؤثر و جامع ارشادات سے حاضرین کو محظوظ فرمایا اور کوئی پہلو تشنہ نہ چھوڑا۔ تقریباً بارہ بجے شب صلوٰۃ و سلام و دعائے خیر پر جلسہ پاک کا اختتام ہوا۔ حاضرین آخر وقت تک جلسہ میں موجود رہے۔

محلہ باغبانپورہ گوجرانوالہ میں جلسۂ اہلسنت

۲۸ر شعبان بروز اتوار محلہ باغبانپورہ گوجرانوالہ میں بعد نماز عشاء ایک عظیم الشان جلسۂ میلاد شریف منعقد ہوا۔ منتظمین نے جلسہ کے راستہ میں ایک شاندار استقبالیہ دروازہ بنایا ہوا تھا اور روشنی کا بھی بہت اچھا انتظام کر رکھا تھا۔ جلسہ کی ابتداء تلاوتِ پاک سے ہوئی جس کے بعد نعت شریف پڑھی گئی۔ ازاں بعد حضرت مولانا عبداللطیف صاحب (مدرس مدرسہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم گوجرانوالہ) کی تقریر ہوئی۔ پھر حضرت مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب نے ایک مدلّل اور موثر تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد فاضل نوجوان واعظِ خوش بیان مولانا عبدالقوی صاحب (فاضل جامعہ رضویہ) خطیب حافظ آباد کا پُر سرور بیان شروع ہوا۔ مسجد کے علاوہ گلیوں میں بھی بہت مجمع کھڑا تھا۔ جلسہ آخر تک کامیاب رہا۔ سامعین پر بہت اثر ہوا۔ مولانا کی تقریر کے دوران تھوڑے تھوڑے وقفہ سے نعرہ ہائے تکبیر و رسالت سے باغبانپورہ کی فضا گونجتی رہی۔ صلوٰۃ و سلام پر جلسہ کا اختتام ہوا۔ حضرت مولانا گل حسن صاحب خطیب جامع مسجد باغبانپورہ بھی اس جلسہ میں تشریف فرما تھے۔